سوال

کیا اصول حدیث (صحیح ۔ ضعیف) کو فالو کرنا تقلید ہے ؟

جواب

کیا اصول حدیث کو فالو کرنا تقلید ہے ؟ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کیا اصول حدیث کو فالو کرنا تقلید ہے ؟ جبکہ یہ اصول نہ قرآن میں ملتے ہیں نہ حدیث میں ۔ ؟ الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ! الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، اَما بعد! اللہ تعالی نے کسی بھی خبر یا روایت کو تسلیم کرنے سے پہلے پہلے اس کی تحقیق کرنے کا حکم دیا ہے ۔ ارشاد باری تعالی ہے ۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ (سورۃ الحجرات : 6) اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے، تو اس کی تحقیق کر لیا کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ جہالت میں تم ایسا کام کر بیٹھو جس پر تمہیں ندامت ہو ۔ اور نبی کریم نے فرمایا : "کفی بالمرء کذبا أن یحدث بکل ما سمع " رواہ مسلم ، المقدمۃ 6 کسی آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ (بلا تحقیق) ہر سنی سنائی بات کو آگے بیان کر دے ۔ مذکورہ بالا آیت مبارکہ اور حدیث نبویہ میں ہمیں ہر خبر کی تحقیق کرنے کا حکم دیا گیا ہے ۔ اور محدثین نے جو اصول وضع کئے ہیں وہ اسی حکم کی تکمیل میں کئے ہیں ۔ انہوں نے کسی بھی خبر کی تحقیق کے لئے جو بھی امکانی اصول ہو سکتے تھے وہ بیان کر دیئے ہیں اور ان کا ایک منہج طے کر دیا ہے ۔ آج بھی اگر کوئی شخص کسی روایت کی تحقیق کرنا چاہتا ہے تو اسے ان اصولوں کو فالو کرنا ضروری ہے ۔ ہاں البتہ اگر کوئی عالم دین علم حدیث کے کسی ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ اس کی شخصیت اس میدان میں مصدر مانی جاتی ہو تو وہ محدثین کے منہج میں رہتے ہوئے ان اصولوں پر جرح بھی کر سکتا ہے اور ان کی اصلاح بھی کر سکتا ہے ، جیسا کہ بعض امور میں شیخ البانی اور مولانا زبیر علی زئی نے کیا ہے ۔ لیکن محدثین کے منہج کو چھوڑ کر مغربی طرز تحقیق کو اپنانا اور نئے نئے اصول گھڑنا سراسر گمراہی اور ضلالت ہے ، جیسا کہ مودودی، سلیمان ندوی ، اور غامدی وغیرہ نے کیا ہے ۔ جس کی بناء پر ان لوگوں نے متعدد صحیح احادیث کا رد کر دیا ہے اور انکار حدیث کا ایک باب کھول دیا ہے ۔ ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب فتوی کمیٹی محدث فتوی